خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

جلد 48-83 نمبر 65 | منگل 24۔ ذیقعدہ۔ 1418ھ 24۔ امان 1377ھش 24۔ مارچ 1998ء

سب سے بہتر صدقہ

ایک آدمی آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور کہا اے اللہ کے رسولؐ! ثواب کے لحاظ سے سب سے بڑا صدقہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا سب سے بڑا صدقہ یہ ہے کہ تو اس حالت میں صدقہ کرے کہ تو تندرست ہو اور مال کی ضرورت اور حرص رکھتا ہو، غربت سے ڈرتا ہو اور خوشحالی چاہتا ہو۔ صدقہ و خیرات میں ایسی دیر نہ کر مبادا جب جان حلق تک پہنچ جائے تو تو کہے فلاں کو اتنا دے دو اور فلاں کو اتنا۔ حالانکہ وہ مال اب تیرا نہیں رہا وہ تو فلاں کا ہو ہی چکا۔ (یعنی مرنے والے کے اختیار سے نکل چکا ہے)

نیکی کرو اور خدا کے رحم کے امیدوار ہو جاؤ

وہ پاک زندگی جو گناہ سے بچ کر ملتی ہے وہ ایک لعل تاباں ہے

دنیا کی تکالیف اور غم آخرت کے حساب کو آسان بنا دیتے ہیں

بیت الفضل لندن میں 20۔مارچ 1998ء کو حضرت امام جماعت الرابع کے فرمودہ خطبہ کا خلاصہ

لندن:۔20۔مارچ 1998ء۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے بیت الفضل لندن میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے جماعت احمدیہ کو نصیحت فرمائی ہے کہ جماعت کو اپنی نیکیوں میں ایک ہی مقام پر نہیں ٹھہرنا چاہئے بلکہ مسلسل ترقی کرتے رہنا چاہئے۔ حضرت صاحب کا یہ خطبہ حسب معمول احمدیہ ٹیلی ویژن سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا گیا اور سات زبانوں میں رواں ترجمہ ساتھ ساتھ نشر کیا گیا۔

حضرت صاحب نے کلام الٰہی کے حوالے سے آسان حساب کا مضمون بیان فرمایا اور حساب کتاب کو آسان بنانے کے لئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ارشادات عالیہ کے حوالے سے تشریحات فرمائیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کا حساب آسان کرنے کے لئے ایک راستہ یہ متعین فرمایا ہے کہ ہر مشکل مصیبت اور غم کو اہل ایمان کے اعمال نامے میں جزاء کے طور پر درج فرمادیتا ہے۔ ان کے نتیجہ میں اگر آپ صاحب ایمان ہیں تو قیامت کے دن حساب کی سختیوں سے بچائے جائیں گے۔ حضرت صاحب نے فرمایا اس دنیا میں جتنی زیادہ تکلیفیں آتی ہیں اتنا ہی آخرت میں حساب آسان ہو تا جاتا ہے۔

آسٹریلوی سیاح ڈکسن کو سیر کے وقت حضرت بانی سلسلہ نے جو نصائح فرمائیں ان کے بعض حصے حضرت صاحب نے پڑھ کر سنائے حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا کہ وہ پاک زندگی جو گناہ سے بچ کر ملتی ہے وہ ایک لعل تاباں ہے جو کسی کے پاس نہیں۔ ہاں خدا تعالیٰ نے وہ لعل تاباں مجھے دیا ہے۔ اور مجھے مامور کیا ہے کہ میں ساری دنیا کو اس لعل تاباں کی راہ دکھاؤں۔ حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا کہ اس راہ پر چل کر میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ ہر شخص یقیناً اس کو حاصل کرلے گا۔

حضرت صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات کے حوالے سے فرمایا کہ فلاسفر دنیا پر نظر ڈال کر کہتا ہے کہ کوئی صانع ہونا چاہئے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا کہ ارسطو ان فلاسفروں میں سے تھا جس نے جب کائنات پر غور کیا تو کہا کہ اس کی ایک وجہ اول ہونی چاہئے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ ارسطو کو اللہ تعالیٰ نے اسی لئے رہتی دنیا تک عظمت دی کہ وہ سچا فلاسفر تھا۔ اس کے لئے میرے دل میں گہری عزت پیدا ہوئی۔ اگرچہ ارسطو نے اللہ تعالیٰ سے ذاتی تعلق پیدا نہ کیا۔ جس طرح سے سقراط نے کیا جو ارسطو کا استاد تھا۔ ارسطو نے سقراط کی باتوں کو سمجھا تھا مگر خدا کو ایک زندہ وجود سمجھ کر اس کی ذات سے زندہ تعلق کرنے کا کوئی نشان اس کی زندگی سے واضح نہیں۔ لیکن ارسطو میں سچائی کی شرافت تھی۔ اس وجہ سے اس کی زندگی شریفانہ اور سچائی کی زندگی تھی۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا کہ حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں کہ میں اس سے بلند تر مقام تک لے جانا چاہتا ہوں۔ اور ذاتی تجربوں کی بناء پر کہتا ہوں کہ خدا ہے۔ اس ضمن میں حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا کہ میں جس راستے کی طرف بلا رہا ہوں وہ یہ ہے کہ اپنے وجود سے اس بات کو ثابت کرو کہ تم میری جماعت میں ہو۔ جو لوگ ایسا نہیں کرتے ان کی وجہ سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ پر اعتراض کے مواقع پیدا ہوتے ہیں اور اسی لئے ایسے احمدیوں کو نظام جماعت سے خارج کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ یہ سختی نہیں ہے اس سے مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ جب تک اصلاح کا امکان ہوتا ہے اس وقت تک کوشش کی جاتی ہے۔ جب دیکھتے ہیں کہ اب اصلاح کا امکان نہیں رہا تو پھر مجبوراً یہ قدم اٹھانا پڑتا ہے۔ لیکن جن کے متعلق مجھے یقین ہے کہ ان میں اصلاح کے آثار ہیں ان کے بارے میں مجھے اجازت نہیں کہ ان کو جماعت سے باہر نکال دوں۔

حضرت صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات کے حوالے سے فرمایا اس پاک زندگی کے لئے محنت اور کوشش کرنی پڑتی ہے۔ اس کوشش کا انجام فرشتوں کی سی زندگی حاصل کرنا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ جو کہا جائے اس پر بلا چون و چرا عمل کیا جائے۔ اپنے ارادوں کو چھوڑ کر اللہ کا ہو جانا چاہئے۔ حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا ہے کہ میرے لئے باعث رحمت بنو۔ تم وسیلہ بنو کہ لوگ مجھ تک پہنچیں۔ اور مخالفوں کو اعتراض کا موقع نہ دو۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا ہے کہ نیکیوں کے حصول کی کوشش میں ایک ہی مقام پر ٹھہرنا نہیں چاہئے کیونکہ ٹھہرنے والا پانی گندا ہو جاتا ہے اس لئے لازم ہے کہ وہ پانی چلتا رہے۔ ورنہ وہ بدبودار اور بدمزہ ہو جاتا ہے۔ چلتا پانی ہمیشہ عمدہ صاف ستھرا اور مزیدار ہوتا ہے۔ چاہے اس کے نیچے کیچڑ ہو۔ حضرت امام جماعت الرابع نے فرمایا کہ یہ معرفت کا نکتہ ہے کہ اپنے نفس کی تہہ میں کیچڑ دیکھ کر گھبرائیں نہیں اگر وہ چلتے رہیں گے تو کیچڑ ان کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکے گا۔ ان سے بدبو نہیں بلکہ خوشبو آئے گی۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ حضرت بانی سلسلہ نے بڑے لطیف انداز میں یہ بات بیان فرمائی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ کے ایک ایک لفظ پر ٹھہر کر غور کرنا چاہئے۔ آپ کا ہر لفظ موتی کی طرح اس جگہ جڑا ہوتا ہے جہاں ہونا چاہئے۔

حضرت صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات کے حوالے سے فرمایا کہ حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں کہ نیکی کرو اور خدا کے رحم کے امیدوار بن جاؤ۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ آج کی دنیا میں بڑی تعداد میں لوگ ایسے ہیں کہ نیکی کے بغیر خدا کے رحم کے امیدوار بنتے ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ کے اس ارشاد کا یہ مطلب ہے کہ نیکی کا پھل اللہ کی رحمت کے بغیر نصیب نہیں ہو سکتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

24 امان 1377 ھش — 24 مارچ 1998ء

امام سے رابطہ

اللہ تعالیٰ جس شخص کو جماعت کی قیادت کے منصب پر فائز فرماتا ہے سب سے بڑا فضل اور نشان جو اس کو عطا کرتا ہے وہ قبولیتِ دعا کا نشان ہے۔ اور یہ امامت کی ذمہ داریوں میں سب سے اہم ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے تمام مقتدیوں کے لئے پورے درد کے ساتھ دعا کرے۔

لیکن قبولیتِ دعا کے لئے ایک شرط خدا نے یہ بھی مقرر کر رکھی ہے کہ دعا کرنے والے اور جس کے حق میں دعا کی جائے ان کے درمیان ایک تعلق ہو' ایک قوت جاذبہ ہو۔ جو خدا کی رحمت کو کھینچ لائے۔ پس امام کی دعائیں حقیقت میں ان لوگوں کے حق میں قبول ہوتی ہیں جو اس سے سچا پیار کرتے ہیں۔ اس سے روحانی تعلق استوار کرتے ہیں۔ اس کی آواز اور تحریکات پر لبیک کہتے ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے تھے کہ ہمیں بار بار دعا کے لئے یاددہانی کراتے رہو۔ چنانچہ آپ کے بعض رفقاء بلاناغہ روزانہ دعا کے لئے خط لکھ دیا کرتے تھے۔ آپ فرماتے تھے کہ اس بات سے نہ گھبراؤ کہ ہمیں مشکل ہوگی یا کام میں حرج ہوگا' یہی پیشکش جماعت کے تمام ائمہ کی طرف سے ساری جماعت کے لئے ہے۔ اپنے امام سے خطوں کے ذریعہ مسلسل رابطہ رکھیں' دعا کے لئے بار بار لکھیں اپنی خوشیوں میں اس کو شریک کریں۔ اپنے دکھوں میں اس سے تسلی پائیں۔ اپنے اور اپنے بچوں کے مستقبل کے لئے اس سے مشورہ کریں۔ ہر مشکل امر میں اس کی قیمتی رائے اور نصیحت حاصل کریں۔ کہ یہ دروازہ جو آج ہمارے لئے کھولا گیا ہے اس سے باقی ساری دنیا محروم اور بے فیض ہے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ تو کثرت سے قادیان آکر صحبت میں رہنے کی تلقین فرماتے تھے۔ آج وہ سلسلہ تو ہمارے لئے ممکن نہیں لیکن حضرت صاحب ٹیلی ویژن کے ذریعہ جو مجالس منعقد کرتے ہیں ان میں شرکت کر کے ایک حد تک اس کمی کو پورا کیا جا سکتا ہے۔ اور اس کے ساتھ جدید ذرائع رسل و رسائل نے ہمارے لئے قرب کے نئے راستے کھول دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان سے حقیقی استفادہ کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

آتش بڑھا دی

زمانے کی خوابیدہ قسمت جگا دی
نئی اک محبّت کی بستی بسا دی

غزل اس طرح احمدیت کی گا دی
فلک جھوم اُٹھّا۔ زمیں مُسکرا دی

دِکھاوے کا زُہد اور وہ ظاہر کا تقویٰ
ہر اک چیز عہدِ کہن کی مِٹا دی

جوانوں کو اخلاص کی لَو لگا کر
جوانی کی لاریب قیمت بڑھا دی

پلائی وہ جذبِ اخوّت مِلا کر
میرے دل کے ذرّوں نے بڑھ کر دُعا دی

یہ ربوہ یہ وارفتگانِ محبّت
تیرے عزم کی کر رہے ہیں مُنادی

جوانوں کو خُدّام کا نام دے کر
خدا سے محبّت کی آتش بڑھا دی

یہ ثاقب رہینِ خودی ہو چلا تھا
اسے خدمتِ دین کی لَو لگا دی

(ثاقب زیروی)

دریا دل

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب بہت ہی دریا دل تھے۔ اور غریبوں اور ضرورت مندوں کی خدمت کے لئے ہمہ وقت مستعد رہتے تھے۔ سڑک پر کوئی ضرورت مند مسافر دکھائی دیتا تو اسے منزل تک پہنچنے کا کرایہ دے دیتے کوئی میلے کپڑوں والا آدمی ملتا تو اسے صابن خریدنے کے لئے رقم عنایت فرما دیتے۔

ایک دفعہ ایک دکان پر تشریف لے گئے۔ دکاندار سے حال پوچھا تو اس نے کہا کساد بازاری ہے۔ آپ نے سو روپے کا نوٹ اسے تھما دیا اور چل پڑے۔ ایک دوا بہت نایاب تھی اور خود ان کے لئے بھی کافی نہ تھی۔ ایک حاجت مند آیا اور سوال کیا تو آپ نے قریباً نصف شیشی اس کے حوالے کر دی۔

(سیرت حضرت مرزا شریف احمد صاحب)

بیت اقصیٰ میں خطبہ

○ ربوہ:۔ 20 مارچ 98ء آج بیت اقصیٰ میں خطبہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے دیا۔ آپ نے احمدیوں کو اس طرف توجہ دلائی کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں۔ ذکر الٰہی کا حقیقی مطلب یہ ہے کہ انسان ہر وقت خدا کو یاد رکھے اور گناہ سے بچنے کی کوشش کرے۔ ورنہ ایسے شخص کا تعلق خدا سے کٹ جاتا ہے اور شیطان کے قبضہ میں آجاتا ہے۔

مرکز میں قربانی کا انتظام

○ احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جو دوست عید کے موقعہ پر اپنی طرف سے یا کسی اور بزرگ کی طرف سے مرکز میں دارالضیافت کے ذریعہ قربانی کرانے کے خواہشمند ہوں وہ رقوم بھجواتے ہوئے ملحوظ رکھیں کہ امسال اوسط قیمت حسب ذیل متوقع ہے۔

1۔ بکرا مبلغ تین ہزار روپے۔
2۔ حصہ گائے مبلغ ڈیڑھ ہزار روپے۔

(نائب ناظر ضیافت۔ دارالضیافت ربوہ)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی

مجلس عرفان

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی مجلس عرفان علم و معرفت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ قانونی پابندیوں کی وجہ سے اس میں کئی تبدیلیاں کرنی پڑتی ہیں۔ احباب کرام اصل کیسٹ ملاحظہ فرمائیں تو صحیح لطف حاصل کر سکتے ہیں۔

سوال روزمرہ زندگی میں کون سے امور انسان کو شرک کی حدود میں داخل کر سکتے ہیں؟

جواب فرمایا یہ ایک وسیع سوال ہے لیکن مختصراً اس کا جواب یہ ہے کہ جب تک آپ کے پسندیدہ مشغلے اور کام مذہبی شعار اور فرائض میں حائل ہونا شروع نہ کر دیں آپ شرک کی حدود میں داخل نہیں ہوتیں مثال کے طور پر اگر کوئی شخص ٹی۔وی پروگرام دیکھ رہا ہے اور عبادت کا وقت ہو گیا ہے اور اس شخص کو اچھی طرح علم ہے کہ اگر بروقت عبادت ادا نہ کی گئی تو عبادت میں دیر ہو جائے گی۔ اس کے باوجود وہ شخص پروگرام دیکھتا رہتا ہے اور عملی طور پر اس پروگرام کو عبادت پر ترجیح دیتا ہے تو اس وقت وہ شرک کی حدود کو چھونے لگتا ہے اور جب انسان ایک دفعہ ایسا کرنا شروع کر دیتا ہے تو پھر اس کے قدم پیچھے نہیں ہٹتے بلکہ آگے ہی آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں اور اس طرح زمین اس کے پاؤں کے نیچے گھومنی شروع ہو جاتی ہے اور پھر اس کے لئے اطراف کا اندازہ کرنا ممکن نہیں رہتا۔ اس مقام پر وہ شخص ایک خطرناک صورتحال سے دوچار ہو جاتا ہے۔ دراصل انسان کو شرک کے خلاف چوکنا رہنا چاہئے۔ اور اپنی سرحدوں کی حفاظت کرنی چاہئے اور کبھی بھی دنیاوی کاموں کو مذہبی شعار پر فوقیت نہیں دینی چاہئے۔ اگر اس معاملے میں احتیاط کی جائے تو بہت سے مسائل حل ہو جاتے ہیں۔ مشکلات دور ہو جاتی ہیں اور انسان صحیح معنوں میں موحد بن جاتا ہے۔

سوال کلام الٰہی نے یہود کے خلاف اس قدر سخت الفاظ کن وجوہات کی بنا پر استعمال کئے ہیں کہ پھر بھی ان کو پناہ نہیں دیں گے جبکہ دوسری اقوام بھی ان سے زیادہ نہیں تو ان کے برابر گناہ گار ضرور ہیں؟

جواب حضرت صاحب نے فرمایا:- کلام الٰہی نے یہ بیان یہود قوم کے بحیثیت مجموعی ایک لمبے اور گمراہ کن کردار کو مدنظر رکھ کر دیا ہے جو ماضی کے ہزاروں سالوں پر پھیلا ہوا ہے۔ جب کسی قوم کا ذکر کیا جاتا ہے تو اس کے مجموعی کردار کو مدنظر رکھ کر بات کی جاتی ہے جو اس کے سالہا سال کے رویے سے اس قوم کی خاصیت بن جاتا ہے۔ جہاں تک اس قوم کے افراد کا تعلق ہے ان کا کردار ان کے مجموعی قومی کردار سے مختلف بھی ہو سکتا ہے۔ اسی لئے کلام الٰہی نے جہاں یہود کے بحیثیت قوم ان کے کردار سے شدید نفرت کا اظہار کیا ہے وہاں اس حقیقت کا بھی ذکر کیا ہے کہ ان میں سے بعض لوگ نیک بھی ہیں اور عبادت گزار بھی ہیں۔ نیز ان کی ایمانداری کا یہ حال ہے کہ اگر تم ان کے پاس سونے کے پہاڑ بھی رکھوا دو تو بھی وہ امانت میں خیانت نہیں کریں گے۔ لیکن بحیثیت قوم وہ نبیوں کی مخالفت کرتے رہے ہیں اور ان کو ستانا اس قوم کا شعار تھا۔ کلام الٰہی کے مطابق ان کے دل پتھر کی مانند سخت ہو گئے ہیں۔ عرف عام میں وہ اس قدر ظالم بن گئے ہیں کہ معاف کرنے کی صلاحیت بالکل کھو بیٹھے ہیں۔ لہٰذا جب یہود کا ذکر کیا گیا تو اس میں ان کی اس سختی اور شقاوت کو بیان کرنا مقصود تھا۔ اگر کوئی یہ کہے کہ یہ سب کچھ تو ماضی میں تھا۔ اب یہود کو ان کے آباؤ اجداد کے ظلموں کی سزا کیوں ملے گی تو اس کو پوری طرح سمجھنے کے لئے آپ کو ان کے موجودہ قومی کردار پر نظر ڈالنی ہوگی یہود بحیثیت مجموعی جس ملک میں رزق کمانے کے لئے جاتے ہیں وہاں سب سے پہلے اس ملک کی مارکیٹ پر قبضہ جماتے ہیں اور پھر وہ ان تمام وسائل پر کنٹرول حاصل کر لیتے ہیں جن کے ذریعے وہ اس ملک کی سیاست پر مثبت انداز میں اثر ڈال سکیں۔ مثلاً اس ملک کے بینکاری کے نظام کو اپنی دولت کے ذریعہ اپنی تحویل میں کر لیں گے۔ اسی طرح تمام ذرائع ابلاغ یعنی پریس ریڈیو، ٹیلی ویژن وغیرہ پر قبضہ کر کے اس قدر طاقت پکڑ جاتے ہیں کہ وہاں کی سیاسی شخصیتیں ان کی مرضی کی پالیسیوں کو اختیار کرنے پر مجبور ہو جاتی ہیں۔ یہود کا یہی رویہ رہا ہے کہ وہ اپنی دولت کے بل بوتے پر اقلیت میں ہونے کے باوجود اکثریت کو ایسی پالیسیاں اختیار کرنے پر مجبور کرتے رہے جو ان کے قومی مفاد میں ہوتی ہیں۔ خواہ ایسا کرنے سے دوسرے لوگوں کا کتنا ہی نقصان کیوں نہ ہوتا ہو۔ ان کا اپنا خود غرضانہ رویہ ہی بالآخر اس ملک کے عوام میں یہود کے خلاف شدید قسم کی نفرت پیدا کر دیتا ہے۔ جس کا ردعمل بعض اوقات نہایت شدید ہوتا ہے۔ پہلی جنگ عظیم سے قبل برطانیہ دنیا میں ایک طاقتور ترین ملک تھا۔ چنانچہ یہود نے اس کو چنا اور پھر اس کے ذریعہ تمام دنیا پر حکومت کی۔ وہ مکمل طور پر برٹش اقتصادیات پر قابض ہو کر برطانیہ کی سیاست کی طنابیں کھینچتے تھے۔ اسی وجہ سے برطانیہ کے عوام میں ان کے خلاف شدید نفرت کی ایک لہر اٹھی۔ جس کی وجہ سے یہود کے لئے یہاں ٹھہرنا ممکن نہ رہا اس کے بعد انہوں نے جرمنی کو اپنی ریشہ دوانیوں کی آماجگاہ بنایا اور اپنا پرانا حربہ استعمال کرتے ہوئے جرمنی کے معاشی اور اقتصادی وسائل پر پوری طرح قبضہ کر کے جرمنی کے ذریعہ دنیا پر حکومت کرنے کے خواب دیکھنے لگے اس کے ردعمل کے طور پر جرمنی دنیا میں نازی جرمنی کی شکل میں ابھرا اور پھر اس کے نتائج سے تمام دنیا آگاہ ہے جنگ عظیم کے بعد یہود نے امریکہ کو اپنا مسکن بنایا اور اپنا پہلے والا عمل وہاں بھی دہرانا شروع کر دیا اور دنیا اچھی طرح جانتی ہے کہ آج امریکہ کی پالیسیوں کے پیچھے کون سا ہاتھ کام کر رہا ہے۔ خود ریگن نے ایک دفعہ کہا تھا کہ امریکہ کی پالیسیاں واشنگٹن کی بجائے تل ابیب میں بنتی ہیں اور آج صدر ریگن خود بھی وہی کچھ کر رہا ہے جو اس سے پہلے کے سیاستدان کرتے رہے۔ یہود اس امر سے بخوبی واقف ہیں کہ وہ تعداد میں کم ہیں اس لئے حکومت نہیں کر سکتے۔ لہٰذا وہ حکومت کرنے والوں کو کنٹرول میں لے کر ان سے جو چاہتے ہیں کروا لیتے ہیں اور ان کی اس کوشش میں انصاف کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔ وہ اپنی قوم کے حق میں اپنی شرائط منواتے وقت اس بات کی قطعاً پرواہ نہیں کرتے کہ ایسا کرنے سے وہ دوسروں کا کس قدر نقصان کر رہے ہیں۔ اگر وہ اپنی کوششوں میں ذرہ بھر بھی انصاف سے کام لیں تو ان کے خلاف نفرت پیدا نہ ہو۔ لیکن رواداری یہود قوم کی خاصیت نہیں ہے۔ وہ بائبل کی تعلیم کو بھول گئے ہیں۔ اگر ایک یہودی مرتا ہے تو اس کی جگہ ہزاروں مار کر بھی ان کی تسلی نہیں ہوتی۔ یہود کی اس خصلت کی وجہ سے یہ کہا گیا کہ کوئی پھر بھی انہیں پناہ دینے کو تیار نہ ہوگا اور بنی نوع انسان پر ایک لمبے عرصے تک مسلسل ظلم و تعدی کرنے کے بعد انجام کار وہ بذات خود اس حالت کو پہنچیں گے جس کا ذکر کلام الٰہی میں ملتا ہے اور یہ حالت انہوں نے خود اپنے لئے مقدر کی ہے فرمایا اس کے باوجود میں یہ ضرور کہوں گا کہ جس طرح کلام الٰہی نے ہمیں بتایا ہے کہ ان میں نیک اور ایماندار لوگ بھی موجود ہیں اس لئے انفرادی طور پر ان کو برا نہیں سمجھنا چاہئے۔

(النصر 21 نومبر 1986ء)

مورخہ 15 مارچ 1987ء

بمقام محمود ہال لندن

(مرتبہ محترمہ ثریا غازی صاحبہ لندن)

سوال ایک احمدی اپنی دوکان یا ریسٹورنٹ میں شراب اور سؤر کا کاروبار کر سکتا ہے یا حرام چیزوں کو بنا سکتا ہے یا بیچ سکتا ہے؟ (ایک غیر از جماعت دوست کا سوال)

جواب حرام کاموں میں شریک ہونے والے، ان کی مدد کرنے والے یہاں تک کہ اگر اس کاروبار کے متعلق معاہدہ لکھنے کی ضرورت پڑے تو ایسا معاہدہ لکھنے والے پر بھی لعنت ڈالی گئی ہے۔ یہ تمام مکاتب فکر کا متفق علیہ مسئلہ ہے کہ سؤر اور شراب کا براہ راست کاروبار حرام ہے۔ لیکن یہ معاملہ یہاں پر ہی ختم نہیں ہوتا بلکہ اس سے آگے اس کی باریک شکلیں پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہیں اور بالخصوص مغربی معاشرے میں رہائش پذیر لوگوں کے لئے کئی طرح کی دقتیں پیدا ہو جاتی ہیں، مثلاً سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ ایک آدمی خود تو شراب اور سور کا کاروبار نہیں کرتا لیکن ایسے ریسٹورنٹ میں ملازم ہے جہاں یہ کام ہوتا ہے، اگر اس سے بھی حکماً بند کر دیا جائے تو پھر یہ سوال پیدا ہوگا کہ سود بھی حرام ہے اس سے تعاون کرنے والے پر بھی لعنت ڈالی گئی ہے ایسی صورت میں بینکوں میں کام کرنے والوں کے متعلق کیا حکم ہے۔ پھر آگے یہ مسئلہ اور بھی پھیل جاتا ہے کہ جس معاشرے کی بنیاد سود پر ہو اور جس کا پورا مالی نظام حرام پر مبنی ہے اس میں رہ بھی سکتا ہے یا نہیں لہٰذا ہمیں کسی مقام پر حد لگانی پڑے گی اور اگر ضروری ہو اور کوئی متبادل راستہ نظر نہ آئے تو بعض چیزوں کو کراہت کے ساتھ قبول کرنا پڑے گا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ جرمنی میں مجھ سے یہ سوال پوچھا گیا گو وہاں ایسے احمدی تو بہت ہی کم تھے جو براہ راست ایسے کاروبار کرتے تھے لیکن اکثر احمدی بالواسطہ ایسے کاروبار میں ملوث تھے، اس وقت میں نے ان کو یہی ہدایات دی تھیں کہ اگر کسی کا اپنا ریسٹورنٹ ہے اور اس میں شراب اور سور کا کاروبار ہے تو اس کو فوراً ان دونوں چیزوں کو ختم کر دینا چاہئے ورنہ اس کو جماعت سے خارج کر دیا جائے گا۔ کیونکہ ایسے شخص کا جماعت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رہ سکتا ہے جس کے اختیار میں ہو اور پھر بھی وہ شراب اور سؤر کا کاروبار کرے، دوسرا گروہ ان لوگوں کا ہے جو ہوٹلوں میں کام کرتے ہیں ان کی بھی آگے دو شکلیں ہیں، ایک تو وہ ہیں جو انتظامیہ میں کام کرتے ہیں اس میں تو کوئی حرج نہیں ورنہ اس غیر مسلم معاشرے میں رہنا ممکن نہ ہو کیونکہ ہر جگہ حرمت کا کوئی نہ کوئی پہلو موجود ہے۔ دوسری شکل یہ ہے کہ وہ خود سور پکاتا ہے یا شراب یا سور (Serve) کرتا ہے یہ کافی مکروہ صورت حال ہے۔ اگرچہ براہ راست ان پر اس کاروبار کی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی ایسے لوگوں کے لئے میری ہدایت تھی کہ جس قدر جلدی ہو سکے اس کے متبادل جگہ تلاش کر لیں۔ اور جس حد تک انسان کے اختیار میں ہے اس کام سے بچنے کی پوری کوشش کریں۔ ورنہ ہمیشہ کے لئے آپ کے منہ پر داغ لگ جائے گا کہ ایک طرف تو آپ اس کو انسان کے لئے ضرر رساں خیال کرتے ہوئے اس کو حرام سمجھتے ہیں دوسری طرف آپ اس کو Serve بھی کرتے ہیں، بعد میں جرمنی سے جو اطلاعات مجھے ملی ہیں ان کے مطابق بعض لڑکوں نے بڑی حیرت انگیز قربانی کا مظاہرہ کیا اور فوری طور پر بغیر کسی متبادل کام ملنے سے پہلے استعفے دے دیئے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس بات کی خبر دی گئی تھی کہ جب دجال دنیا میں ظاہر ہوگا تو اس کا غلبہ اور اس کا اثر سب قوموں پر چھا جائے گا اور اس طرح سرایت کر جائے گا کہ اگر کسی کو براہ راست اثر نہیں پہنچتا تو اس کا دھواں ضرور پہنچے گا، تو یہ دھوئیں والی بات ہے، مغربی معاشرے میں رہتے ہوئے یہ ناممکن ہے کہ کلیۃً "حرام کے دھوئیں سے انسان محفوظ رہ سکے، دھواں تو بہرحال پہنچے گا، اس کے لئے پھر یہی ہو سکتا ہے کہ استغفار کریں اور حتی المقدور اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کریں۔

عیاں کر ان کی پیشانی پہ اقبال
نہ آوے ان کے گھر تک رعبِ دجّال
(درثمین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصیر احمد انجم

قسط دوم

غزوات کا تعارف

غزوہ حمراء الاسد 7 شوال 3ھ کو ہوا۔
حمراء الاسد مدینہ سے آٹھ میل کے فاصلے پر ہے۔ احد کی فتح کے نشے میں جھومتے ہوئے جب کفار آٹھ دس میل دور چلے گئے تو انہیں خیال آیا کہ یہ موقع غنیمت ہے اسی وقت مدینہ پر حملہ کر دینا چاہئے۔ اور مسلمانوں کا استیصال کرنا چاہئے۔ وہ ایک دوسرے سے کہہ رہے تھے۔ کہ نہ تم نے محمد کو قتل کیا نہ ان کی عورتوں کو لونڈیاں بنایا۔ تم نے برا کیا ہے اس لئے اب واپس لوٹ جاؤ اور دل کی حسرتیں پوری کرو۔ آنحضور نے اطلاع ملنے پر فرمایا صرف مجاہدین احد ساتھ جائیں گے چنانچہ یہ زخمی لوگ اس طرح جوش و خروش کے ساتھ آقا کے ساتھ چلے جیسے فاتح قوم مفتوح علاقوں میں جاتی ہے۔ آپ کے حکم سے فوراً 500 آگیں روشن کردی گئیں۔ کفار پر ایسا رعب پڑا کہ بغیر لڑے مکہ کی طرف کوچ کر گئے۔

غزوہ بنو نضیر یہ غزوہ ربیع الاول 4ھ میں ہوا۔
جب کسی قوم کے برے دن آتے ہیں تو پھر اس کی بینائی کم ہو جاتی ہے۔ اور واقعات سے عبرت حاصل کرنے کی طرف ان کی توجہ نہیں رہتی۔ چنانچہ بنو قینقاع کے اخراج کے بعد عقل کا تقاضہ تو یہ تھا کہ باقی یہودی قبائل امن اور سکون سے رہتے لیکن ان کی عداوت اور بغض بڑھتا گیا اور نت نئی شرارتیں ان کی طرف سے ظہور پذیر ہونے لگیں۔
اور رجیع اور بئر معونہ کے واقعات کو ابھی زیادہ دن نہیں گزرے تھے کہ حالات مزید نازک ہوتے گئے چنانچہ حضور جو حاکم مدینہ بھی تھے آپ نے امن عامہ کی خاطر بنو نضیر کو جلاوطن کرنے کا فیصلہ کیا اور اس کا فوری سبب یہ ٹھہرا کہ بنو عامر کے دو آدمی مارے گئے جو مسلمانوں اور بنو نضیر کے معاہد اور حلیف تھے چنانچہ ان کی دیت مسلمانوں اور بنو نضیر پر مشترکہ قابل ادا تھی۔ حضورؐ ان کا حصہ وصول کرنے کے لئے ان کے ہاں تشریف لے گئے۔ لیکن انہوں نے سازش کی کہ دیوار پر سے پتھر اگرا کر حضور کو ہلاک کر دیا جائے۔ اللہ نے آپ کو اس ارادے سے باخبر کر دیا۔ اور آپ مدینہ تشریف لے گئے۔ دوبارہ صحابہ کی جمعیت کے ساتھ آئے۔ یہ قلعہ بند ہو گئے۔ اور بالآخر جلاوطنی کو قبول کر کے نیچے اتر آئے۔ اس واقعہ کے بارہ میں سورہ حشر نازل ہوئی۔ یہ لوگ خیبر میں آباد ہوئے۔

غزوہ بدر الموعد احد سے جاتے ہوئے ابو سفیان چیلنج دے گیا تھا کہ آئندہ میدان بدر میں مقابلہ ہو گا چنانچہ ذی قعدہ 4ھ میں آپ ڈیڑھ ہزار افراد کو لے کر بدر گئے لیکن کفار پر ایسا رعب پڑا کہ ان کا لشکر راستے میں ہی پراگندہ ہو گیا ابو سفیان بھی یہ کہہ کر لوٹ گیا کہ اس سال قحط پڑا ہے جب کشائش ہوگی تو پھر لڑیں گے۔

غزوہ دومۃ الجندل یہ غزوہ ربیع الاول 5ھ میں ہوا۔ دومۃ الجندل شام کے پاس ہے جو مدینہ سے 15 سو منزل کے فاصلے پر ہے۔ وہاں اکٹھے ہو کر دشمنوں نے مسافروں کا قتل و غارت شروع کر دیا چنانچہ بطور پیش بندی حضور ﷺ ایک ہزار کی جمعیت لے کر اس طویل سفر کے بعد دومۃ الجندل پہنچے لیکن دشمن پہلے ہی پراگندہ ہو گیا۔
یہ وہ غزوہ ہے جو صرف رفاہ عامہ کے لئے تھا کیونکہ اہل دومہ کی مسلمانوں سے کوئی دشمنی نہیں تھی اور ویسے بھی ان کی سرحد بہت دور تھی۔

غزوہ بنو مصطلق یہ غزوہ شعبان 5ھ میں ہوا۔ اسے غزوہ مریسیع بھی کہتے ہیں۔ قریش کی ریشہ دوانیاں دن بدن اسلام کے خلاف محاذ تعمیر کر رہی تھیں اب ایک نیا خطرہ یہ پیدا ہوا کہ حجاز کے وہ قبائل جو مسلمانوں سے اچھے تعلقات رکھتے تھے اب قریش کی فتنہ انگیزی کے سبب مسلمانوں کے خلاف اٹھنا شروع ہو گئے۔ اور اس معاملہ میں پہل کرنے والا بنو خزاعہ تھا اس کی شاخ بنو مصطلق کے رئیس حرب بن ابی ضرار نے اردگرد کے قبائل کو جمع کر کے مسلمانوں کے خلاف جمعیت فراہم کرلی۔ حضورؐ کو اطلاع ہوئی تو آپؐ نے صحابہ کو بنو مصطلق کی طرف جانے کی تحریک کی چنانچہ بہت سے صحابہ اور کثیر حصہ منافقین بھی ساتھ ہو لیا۔ فوج میں صرف تیس گھوڑے تھے البتہ اونٹ کافی تھے۔ راستے میں کفار کا جاسوس ملا اس سے پوچھ گچھ کی گئی تو اس نے کچھ نہ بتایا۔ آپ آگے چلے اور بنو مصطلق کے قریب مریسیع مقام پر پہنچے۔ کفار کو اطلاع ملی تو بہت خائف ہوئے اور اردگرد کے قبائل تو واپس پلٹ گئے البتہ بنو مصطلق جنگ کے نشے میں چور تھے میدان میں ڈٹے رہے۔ چنانچہ جنگ میں انہیں شکست ہوئی۔ 10 کفار مارے گئے۔ 19 قید ہوئے۔ مسلمانوں کی طرف سے صرف ایک آدمی شہید ہوا۔ قیدیوں میں حضرت جویریہ بھی تھیں۔ جن کا خاوند جنگ میں مارا گیا تھا۔
اس جنگ میں عبداللہ بن ابی بن سلول نے اپنی منافقانہ چالوں کو عروج پر پہنچا دیا پہلے تو مہاجرین و انصار کی غلط فہمی کے نتیجے جب خانہ جنگی ہونے لگی تو اس نے انصار کو بھڑکایا اور یہاں تک کہا۔ میں مدینہ جا کر رسول اللہ کو نکال دوں گا۔
لیکن اس عبداللہ کا بیٹا ایسا وفادار تھا کہ مدینہ کے دروازہ پر پہنچ کر باپ سے یہ الفاظ نکلوائے کہ میں سب سے ذلیل اور محمد ﷺ سب سے معزز ہیں پھر اسے داخل ہونے دیا۔
واقعہ افک بھی اسی غزوہ میں پیش آیا۔

غزوہ خندق ذیقعدہ 5ھ (غزوہ احزاب بھی کہتے ہیں)
اب تک تو چند قبائل جمع ہو کر حملہ کیا کرتے تھے لیکن اب مخالفین نے یہ وطیرہ اختیار کیا کہ سارا عرب امڈ آیا اور اس کے پیچھے یہودی قائدین سلام بن حقیق۔ حیی بن اخطب وغیرہ کا ہاتھ تھا انہوں نے خیبر سے حجاز اور نجد تک کا دورہ کیا اور تمام قبائل کو جنگ پر آمادہ کیا۔ اور تعصب کے مارے وہ اپنے عقائد کے خلاف اظہار بھی کرتے تھے چنانچہ جب مشرکین نے ان سے پوچھا کہ ہمارا دین اچھا ہے یا محمدؐ کا تو انہوں نے برملا کہہ دیا تمہارا حالانکہ توریت اور اسلام میں توحید مشترک تھی اور وہ مکہ والوں کی بت پرستی سے بخوبی آگاہ تھے۔ قریش کا دس ہزار پر مشتمل سازوسامان سے لیس لشکر ابھی مکہ سے نکلا ہی تھا کہ حضورؐ کو اطلاع ہو گئی۔ ابو سفیان اس بار بھی امیر لشکر تھا۔
حضورؐ نے صحابہ سے مشورہ لیا تو حضرت سلمان فارسی کے مشورے سے مدینہ کے دو جانب خندق کھودنے کا ارشاد فرمایا۔ دس دس کی پارٹیوں کو 15'15 فٹ جگہ دے دی گئی۔ حضورؐ بنفس نفیس اس میں شریک تھے۔ ایمان افروز اشعار کے تبادلے میں اور نعرہ ہائے تکبیر کی گونج میں یہ وقار عمل جاری رہا۔ اس دوران یمن و صنعاء کی فتوحات کی پیش خبریاں دی گئیں۔
ایک روایت کے مطابق 20 روز کی مسلسل محنت سے خندق مکمل ہوئی۔
رسولؐ اللہ تین ہزار کا لشکر لے کر خندق کے پاس آ گئے۔ اور آپ نے جگہ جگہ پہرے کے لئے پارٹیاں مقرر کر دیں۔ ادھر مدینہ میں ایک طرف یہود کا محلہ تھا چنانچہ بنو قریظہ نے ابو سفیان وغیرہ سے سازباز کرلی۔ غرض مسلمان اندرونی و بیرونی جانب سے گھر جا چکے تھے۔ یہ بہت نازک حالات تھے۔
اس غزوہ میں حضرت علیؓ نے عمرو بن عبدود جو اپنے آپ کو ہزار افراد کے برابر طاقتور خیال کرتا تھا اور مشہور شمشیر زن تھا، کو چاروں شانے چت کر دیا اس غزوہ میں مسلمانوں کو بہت تکالیف برداشت کرنا پڑیں۔ ایک ماہ محاصرہ جاری رہا۔ بالآخر خدا کی مدد آ گئی۔ ایسی آندھی چلی کہ کفار کی آگ بجھ گئی اور یہ شکست کی علامت خیال کی جاتی تھی چنانچہ سارے قبائل اندھا دھند بھاگنے لگے اور مشرکوں کے رئیس ابو سفیان کا یہ حال تھا کہ بندھی اونٹنی پر بیٹھا اس پر چھڑیاں برسا رہا تھا۔ اور آن کی آن میں سارا میدان خالی ہو چکا تھا۔
اس طرح بیس روز کی کڑی آزمائش کے بعد مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔ اس میں مسلمانوں کے چھ آدمی شہید ہوئے۔ کفار کے لشکر کے صرف تین افراد قتل ہوئے۔ فرمایا:۔
اس جنگ نے ایک سبق یہ بھی دیا کہ یہود جو مار آستین ہیں ان کو گھر میں رکھنا بھی خطرناک ہے جس طرح باہر نکالنا خطرناک تھا۔

غزوہ بنو قریظہ ذی الحجہ 5ھ غزوہ خندق کے دوران بنو قریظہ جو یہود کا قبیلہ تھا اس نے غداری کی تھی مدینہ واپس آکر آپ نے ہتھیار کھولے ہی تھے کہ جبریل حاضر ہوئے کہ ملائکہ نے تو ہتھیار نہیں کھولے آپ نے کھول دیئے ہیں۔ چنانچہ اسی وقت آپؐ نے تمام صحابہ کو حکم دیا کہ عصر کی نماز تک بنو قریظہ کے قلعے تک پہنچ جائیں۔ بجائے اس کے کہ اپنی بدعہدی پر ندامت کا اظہار کرتے انہوں نے تکبر و تمرد کی راہ اختیار کی۔ مسلمانوں کے لشکر کی اطلاع پاتے ہی یہ قلعہ بند ہو گئے اور آنحضورؐ اور ازواج مطہرات کی شان میں گستاخیاں کرنے لگے مسلمانوں نے قلعہ کا محاصرہ کر لیا۔ جب محاصرہ شدت پکڑ گیا تو ان کے سردار کعب بن اسد نے قوم کے سامنے تین تجاویز رکھیں۔
محمدؐ کو نبی مان لو (2) اپنے بیوی بچوں کو قتل کر کے حملہ کر دو (3) آج سبت کا دن ہے آج ہی یکبار حملہ کر دو۔
لیکن قوم نے اس کی کوئی تدبیر بھی نہ مانی۔ اور 25 دن کے محاصرے کے بعد سعد بن معاذ کو حاکم تسلیم کرتے ہوئے نیچے اتر آئے۔ اور یہ بدبخت قوم رحمۃ للعالمین کے حسن سلوک کی آشنا ہونے کے باوجود اس سے دامن نہ بھر سکی۔ سعد نے توریت کے حکم کے مطابق جنگجو افراد کے قتل اور باقی کی قید کا حکم دیا۔
مستشرقین اس واقعے کی بناء پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ظالم و سفاک حکمران لکھتے ہیں لیکن یہود کی گزشتہ تمام شرارتوں اور سازشوں کی لمبی داستان بیان کی جائے تو یہ سزا عین انصاف پر مبنی معلوم ہوتی ہے ویسے بھی یہ سعد کا فیصلہ تھا جس کو انہوں نے خود حکم تسلیم کیا تھا۔ اور عیسائیوں کے ہاتھوں عیسائی باشندوں کو بھی صرف مذہبی اختلافات کے باعث جس طرح تہ تیغ کیا گیا عیسائیوں کی گردنیں اس پر شرم سے جھکی ہوئی ہیں۔

خدائی حفاظت

خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو بچپن سے ہی لغو اور فضول کاموں سے بچانے کا اہتمام کر رکھا تھا۔ ایک روز ننھے محمدؐ کے دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ دیکھا جائے کہ ایسی مجلسوں میں کیا ہوتا ہے۔ چنانچہ آپؐ اپنی بکریاں ساتھی کے سپرد کر کے روانہ ہوئے۔ راستے میں ایک جگہ ستانے کے لئے بیٹھے تو نیند آگئی۔ آنکھ کھلی تو شام ہو چکی تھی اس لئے جلدی جلدی بکریوں کی طرف واپس لوٹ آئے۔ ایک دفعہ پھر آپ نے ایک ایسی ہی مجلس میں شرکت کا ارادہ کیا لیکن اس وقت بھی اتفاق ہوا کہ آپ شریک نہ ہو سکے۔ اس کے بعد آپ کو ایسی مجلسوں سے نفرت ہو گئی اور ان میں کبھی شمولیت کا ارادہ نہ فرمایا۔
آپؐ بچپن سے ہی مشرکانہ رسوم سے بھی نفرت کرتے تھے۔ حضرت ابو طالب کا خاندان ایک بت کی زیارت کے لئے جایا کرتا تھا۔ آپؐ باوجود خاندان والوں کے شدید اصرار کے کبھی ساتھ نہیں گئے۔ ایک دفعہ مجبور کر کے لے جائے گئے تو وہاں جا کر آپؐ الگ ہو کر کھڑے رہے اور آپ کی طبیعت اس قدر خراب ہوئی کہ اس کے بعد آپ کو کسی نے وہاں چلنے کے لئے نہیں کہا۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ممتاز فقراللہ

احسانات الٰہی کا تذکرہ

کئی دن سے میرے دل میں یہ تحریک ابھر رہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے احسانات اور معجزے یا ممنون احسان لکھوں مگر کم عقلی آڑے آجاتی ہے میں ممتاز بنت حضرت ملک برکت علی صاحب امیر جماعت حافظ آباد بیگم ایم فقراللہ خان بی۔اے ایل ایل بی سابق سیکرٹری ٹو چیف جسٹس آف پاکستان ہوں پہلا خدا تعالیٰ کا احسان یا انعام یہ کہ مجھے احمدی گھرانے میں پیدا کیا بہت نیک لائق با اخلاق ماں باپ دیئے جن کی تعریف میری طاقت سے باہر ہے۔ فرشتہ سیرت کم گو مہمان نواز اور تربیت کا یہ عالم کہ نامعلوم عمر میں عبادت بلکہ آخری شب کی عبادت شروع کروادی کیونکہ میں بڑا بچہ تھی اس کا خاص خیال کیا جاتا کہ دوسرے اس کو دیکھ کر عمل کریں گے۔ کچھ پڑھنا نہیں آتا تھا مگر ساتھ کھڑا کرتے پھر آہستہ آہستہ عبادت شروع کی اور ساتھ کلام الٰہی میرے علم میں تین سال کی عمر میں سب کچھ شروع ہو گیا تھا وہ تربیت کا ثمر آج تک جاری و ساری ہے۔ ابا جان کے احسان بہت بھاری ہیں بچے سے پہلی بات صبح سلام کہہ کر کرتے۔

انہوں نے اپنی اولاد کو نہیں دوسروں کو بھی اس نعمت سے نوازا ہے۔ ملازمت کے دوران بہت چھوٹے گاؤں ہوتے تھے گھوڑے پر سوار ہو کر ہر گاؤں جانا اور سلام کرنا کہ کون کہاں احمدی ہے سب کو جمع کرنا اور عبادات، عیدیں ہمارے گھر پڑھی جاتیں بعد میں کھانا دینا جب سکول کے قابل ہوئے تو ابا جان نے شیخوپورہ اور فیصل آباد ملازمت تبدیل کرلی تاکہ بچوں کی تعلیم میں کمی نہ رہ جائے میرے باپ کے خاندان میں ایک سے زیادہ لڑکے نہیں ہوتے تھے خدا تعالیٰ کے فضل اور احسان سے میرے سات بھائی اور ہم پانچ بہنیں ہیں جو جماعت کے سب خوش قسمت فرد ہیں اور احمدیت کے خادم اور ہر مد میں شامل ہونے کے جذبے سے سرشار ہیں ان میں ایک میجر محمود احمد جو ہر وقت پیارے امام کے ساتھ ہے۔ میرے ساتھ حضرت صاحب کا جذبہ کہ مجھے مجاہدہ کا خطاب دیا اور میرے بھائی بہنوں کو کہا کہ جب بھی تعارف کراؤ تو یہ کہہ کر کہ میں ممتاز فقراللہ کا بھائی یا بہن ہوں خدا تعالیٰ میرے پیارے امام کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے آمین۔ دوسرا احسان کہ میری شادی اپنے پھوپھی زاد سے ہوئی اور وہ بے مثال بہت ہی خوبیوں سے آراستہ اعلیٰ تعلیم یافتہ بہت ہی نیک لائق با اخلاق اور احمدیت کا شیدائی چلتا پھرتا مربی نڈر کسی سے نہ ڈرتا الفضل سپریم کورٹ لے جاتا اور ہر ایک کو بلند آواز سے کہتا پڑھو اسی میں نجات ہے۔ افسوس کہ عمر نے وفا نہ کی جلد بلاوا آگیا اور میں ایک بہت اعلیٰ محبت کرنے والے انسان سے محروم ہو گئی ان کی وفات پر چیف جسٹس آف پاکستان نے کہا کہ میں نے اپنی زندگی میں .... کبھی بلایا تو کہہ دیا عبادت کا وقت ہے پڑھ کر آؤں گا جمعہ کے دن کہہ دیا کہ سر میری عبادت کا وقت ہو گیا پڑھ کر بعد میں زیادہ وقت دے دوں گا یہ کہہ کر وہ کمرے سے باہر ہوتے یہ بھی ابا جان کی دعاؤں اور ان کی تربیت کا ثمر تھا۔ جتنا عرصہ وہ میرے ساتھ رہے میری دعاؤں کا بہت اثر تھا کہتے جب میں ان کو دعا کے لئے کہہ دیتا ہوں تو میرے دل کا بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے کہ یہ دعا قبول ہو گئی۔ کبھی بلند آواز میں بات نہیں کی ہمیشہ ہر بات اور ہر کام کی تعریف کی خدا معلوم وہ کیا انسان تھا جو میرے سے جلد جدا ہو گیا شاید میں اس کے قابل نہ تھی رات دن اس کی خدمت میں رہی شاید کوئی کمی میرے سے رہ گئی ہو گی گو دنیا اجڑ گئی تھی کم عقلی تھی مگر پھر بھی خدا تعالیٰ کی رحمت سے اس وقت بھی ناامید نہ تھی جنازہ جانے لگا سپریم کورٹ پورا آیا ہوا تھا میں نے کہا خدا کے لئے مجھے صرف دس منٹ دے دیں میں اس کے سامنے دعا کروں گی میں نے سر کے پاس کھڑی ہو کر ہاتھ اوپر کئے ایسے جیسے خدا میرے سامنے ہے رقت کے ساتھ کہا اے میرے پیارے خدا تو کہتا ہے میرے ہر کام میں حکمت ہے اور میں اتنا بوجھ انسان پر ڈالتا ہوں جتنا وہ اٹھا سکتا ہے کیا میں اس قابل ہوں کہ یہ بوجھ اٹھا لوں گی تو میری ایک عاجزانہ عرض ہے کہ میرا ہاتھ کسی کے آگے سیدھا نہ ہو بلکہ اسی طرح اٹھا ہی رہے کہ میں اس کے مشن کو پورا کرسکوں اس مہربان رحمان کے صدقہ جاؤں اس نے آج تک میری عزت بلند رکھی اور کسی کے آگے ہاتھ سیدھا نہیں پھیلنے دیا۔ اولاد کے سامنے بھی نہیں۔ میں نے ان کی خواہش کے مطابق غریب بے سہارا بچوں کی تعلیم جاری رکھی یہ نہ ہو کہ باپ کی وفات کے بعد وہ ڈاکٹر نہ بن سکے وہ یہ چاہتے تھے کہ یہی نیکی ہے تعلیم جاری رہے۔ کتنے بی۔اے کر گئے اور میٹرک کا حساب نہیں اور کسی پر ظاہر بھی نہیں ہوا۔ یہاں اتنی غربت ہے کہ ہر وقت کوئی نہ کوئی حاجت مند آتا ہے بیمار ہے بچے کی شادی ہے۔ مکان کا سلسلہ ہے۔ غرض کہ ہمت کے مطابق کرنا پڑتا ہے احمدی تو اپنے ہیں غیر از جماعت بھی دعاؤں کے قابل ہیں یہاں جاہل لوگ بہت ہیں آپ کے گھر آئیں۔ بیماری ٹھیک ہو گئی بچہ رونا بند ہو گیا دم کر دیں میرے اوپر رقت طاری ہو جاتی ہے۔ ایک دفعہ کا معجزہ تو اب بھی تازہ ہے ٹوبہ میں ایئر فورس نے مینا بازار لگایا جب لگ گیا بارش شروع ہو گئی اور میدان میں دو سے تین فٹ پانی جمع ہو گیا بریگیڈیئر ارشاد میرے پاس آئے اور ہاتھ جوڑ کر عرض کی کہ آنٹی آج آپ دعا کریں خدا تعالیٰ آپ کی دعا جلد قبول کرتا ہے میں پریشان باہر کچھ نظر نہیں آتا کالی رات کا گمان ہے اور بارش اس قدر تیز کہ کبھی بند نہ ہو کیا کرتی بہت لاچار ہوئی اور کمرہ بند کر کے نوافل شروع کئے اور سجدے میں گر کر آہ زاری شروع کی کہ اے میرے پیارے خدا میں تیرا بہت ہی ناکارہ بندہ گنہگار نالائق ہوں۔ کوئی اگر اچھا کام کیا ہے تو آج میری لاج رکھ لے ان کو علم ہے میں احمدی ہوں آج میرے پیارے میرے مہربان اور رحمان اور رحیم احمدیت کا ایک نشان دکھا سمجھ میں نہ آئے کیا کروں ایک گھنٹہ بعد بڑے بوجھل دل کے ساتھ باہر آئی تمام فوجی افسر کھڑے کہ شائد میں اندر سے بارش بند کر کے نکلوں گی مگر بادل تو پہلے سے بھی زیادہ اور بارش تیز سے تیز تر بہت شرمندہ کرسی پر بیٹھ گئی اور آنکھوں پر ہاتھ رکھ لئے اور رو کر برا حال تھا سر میں چکر آرہے تھے کہ میرے اوپر روشنی پڑی میرے دل میں آیا کہ یہ فوٹو لے رہے ہیں مگر وہ زیادہ سے زیادہ ہوتی گئی سورج بادلوں سے باہر آنا شروع ہو گیا اخیر پوری تاب کے ساتھ جو بالکل ناممکن تھا نکل آیا خوب دھوپ نکلی فوجی جوان تھے جلدی جلدی پانی نکالا اور صفائی کردی لوگ جوق در جوق آئے اور ان کی خوب بکری ہوئی اور اتنے نعرے لگائے کہ آسمان ہل گیا ساتھ آنٹی زندہ باد بھی معجزے تو اتنے ہیں کہ کتاب بنتی ہے۔ چھوٹے چھوٹے تو ہر روز دیکھتی ہوں ایک دفعہ بہت زیادہ بلڈ پریشر تھا دن کے دو بج گئے بھوک لگ گئی میں نے کہا خدایا آج تیرے ہاتھ سے کھاؤں گی تھوڑی دیر بعد ساتھ والوں کا نوکر گرم گرم سالن اور روٹی لایا کہ آنٹی کھانا کھائیں میں نے خود پکایا ہے میں بے اختیار ہو گئی آنکھوں میں آنسو آگئے کہ واقعی تو ہی مجھے کھانا کھلاتا ہے۔ میں کس کس معجزے کا عرض کروں ابھی میرا اپریشن سب سے بڑا معجزہ ہے سول کے تمام ڈاکٹروں نے لکھ کر جواب دے دیا ہمارے بس کا یہ روگ نہیں میرے خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے میرا خود اپریشن کیا صرف سامنے لیڈی ڈاکٹر بلال اور کرنل احسان تھے بلال نے خود اپنا خون دیا مگر ضرورت نہیں پڑی اور خون نہ لگایا گیا۔ 24 گھنٹے بعد میجر اپریشن کے میں itc سے گھر آگئی اور اب ڈاکٹروں نے کہہ دیا ہے کہ کسی دوا کی ضرورت نہیں۔ میرے ابا جان کی دعاؤں کا اثر ہے کہ میری اولاد خدا کے فضل سے بہت نیک اور لائق ہے میری بیٹی اپنے نانا جان پر گئی ہے عبادات روزہ آخر شب کی عبادت بہت چھوٹی عمر سے شروع ہے اور بہت سچی خوابیں دیکھنے والی اولاد تین بچے تینوں ہی ڈاکٹر سرجن اور تمام گولڈ میڈل پانے والے پوتی پوتا گولڈ میڈلسٹ۔ وقت کے کسی حکمران کو نہیں چھوڑا سب سے میڈل حاصل کئے ہیں لڑکے تو میرے تھے مگر میری بہو دوسرے گھر سے آئی ہے وہ بھی اعلیٰ تعلیم یافتہ ہے عبادات کی پابند اور سچی خوابیں جو پوری ہو جاتی ہیں کیا یہ میرے رحمٰن خدا کے کم احسان ہیں اپنے خدا تعالیٰ کے بعد اپنے پیارے امام کا شکریہ اللہ تعالیٰ انہیں لمبی عمر صحت والی عطا کرے بہت دعائیں کی اور تین فیکس بھی کئے دعاؤں کے ساتھ دوا بھی لکھی اس کے بعد اپنی انہیں پیاری جماعت کی بے حد ممنون احسان ہوں جنہوں نے دعائیں کیں اور خط لکھے اخیر میں اپنی پیاری اولاد جو لائق ہونے کے ساتھ بہت نیک اور عبادت گزار ہے پابندی سے عبادات ادا کرتے ہیں حالانکہ ان کی پڑھائی بہت مشکل ہے میری پوتی ڈاکٹر سائرہ کہتی تھی بڑی امی آپ فکر نہ کریں ہم آپ کو اوپر سے بھی پکڑ کر نیچے لے آئیں گے پھر پٹی اترنے پر میرے بچوں نے بڑا جشن منایا میں ان سب کی ممنونِ احسان ہوں۔ اللہ ان سب کو جزا دے۔ آمین

سر کی جلن کے لئے

کچھ لوگوں کے سر میں بہت جلن رہتی ہے وہ سر میں ٹوپی تک نہیں رکھ سکتے۔ جلن کی وجہ سے بال بھی اڑنے لگتے ہیں ان کو چاہئے تھوڑے سے مہندی کے پھول اور دو چٹکی کتیرا گوند رات کو مٹی کے کورے برتن میں بھگو دیں۔ پانی زیادہ ہی رکھیں۔ صبح چھان کر چینی ملا کر پی لیں۔ گیارہ دن ایسا کریں سر کی جلن دور ہو گی، سر پر بھی مہندی لگائیں۔

سر میں درد رہتا ہو تو مہندی کے پھول بھگو کر اسی پانی میں پیس لیں، چھلنی میں چھان کر شہد ایک بڑا چمچہ ملائیں اور پی لیں گیارہ دن کریں۔

OOO

ہانڈی کو پہلی بار استعمال کرنے کے لئے

مٹی کی ہانڈی میں پکے سالن کا جو مزہ ہے، وہ کسی اور برتن میں نہیں۔ اب شہروں میں تو اس کا استعمال تقریباً ختم ہو چکا ہے۔ البتہ گاؤں کی خواتین اب بھی ہانڈیاں کھانے پکانے کے لئے استعمال کرتی ہیں۔ نئی ہانڈی کو دیرپا بنانے کے لئے اسے استعمال سے قبل 24 گھنٹے تک تیل اور نمک لگا کر رکھا رہنے دیں یا پھر 24 گھنٹے کے لئے پانی ڈال کر رکھ دیں، ہانڈی کو پہلی بار استعمال کرنے کے لئے پائے یا گڑ والے چاول پکائیں تو یہ زیادہ دیر تک چلتی ہے اور اس میں لائنیں نہیں پڑتیں۔

OOO

لطائف

ایک آدمی سوئمنگ پول کے کنارے اونچے تختے پر کھڑا تالاب میں چھلانگ لگانے کی تیاری کر رہا تھا دونوں ہاتھ اوپر اٹھا کر چھلانگ لگا کر جیسے ہی آگے بڑھا تالاب کا نگران دوڑتا ہوا وہاں پہنچ گیا اور پوری قوت سے چیخا۔

ارے جناب چھلانگ مت لگایئے تالاب میں پانی نہیں ہے۔

کوئی بات نہیں، مجھے بھی تیرنا نہیں آتا یہ کہتے ہوئے اس نے چھلانگ لگادی۔

OOO

ٹریفک کانسٹیبل نے نو پارکنگ کی جگہ ایک پرانی شکل کی گاڑی دیکھی جس کے سٹیرنگ کے ساتھ ایک پرچہ لٹک رہا تھا لکھا تھا گاڑی چلتے چلتے رک گئی ہے، دھکا لگوانے کے لئے آدمی لینے جا رہا ہوں، ایک گھنٹے بعد لکھا تھا، "مستری لینے جا رہا ہوں" دو روز بعد لکھا تھا "یہ گاڑی برائے فروخت ہے۔"

OOO

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیّد ظہور احمد شاہ

موسم گرما کی سبزیوں کی گھریلو کاشت

مہنگائی کے اس دور میں گھریلو پیمانے پر سبزیاں کاشت کرکے ہر گھر اپنے بجٹ میں خاطر خواہ بہتری کی صورت پیدا کر سکتا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اگر تازہ سبزی پکائی جائے تو وہ نہ صرف لذت میں زیادہ ہوتی ہے بلکہ اس سے صحت پر بھی خوشگوار اثر پڑتا ہے۔ اور گوشت جو کہ اسقدر مہنگا ہو چکا ہے۔ اس کا نعم البدل بن سکتی ہیں۔

زمین کی تیاری اگرچہ سبزیوں کی کاشت کے لئے زرخیز میرا زمین زیادہ موزوں ہوتی ہے لیکن گھروں اور کوٹھیوں سے ملحقہ پانچ دس مرلہ زمین کو گوبر کی کھاد ڈالنے سے اس قابل بنایا جا سکتا ہے کہ اس میں سبزیاں اگائی جا سکیں۔ زمین کو کسّی کی مدد سے 25 سنٹی میٹر تک کھدائی کرکے اچھی طرح نرم اور بھربھرا کر لیا جائے اور پھر اس میں گوبر کی کھاد آٹھ سے دس ٹوکریاں فی مرلہ ڈال کر اچھی طرح ملا لیا جائے۔ اسی طرح فی مرلہ ڈیڑھ کلو سپر فاسفیٹ اور نصف کلو امونیم سلفیٹ فی مرلہ ڈال کر زمین کو اچھی طرح تیار کر لیں۔ اور اگر بعد میں بھی فصل کی حالت دیکھ کر ضرورت سمجھیں تو بجائی کے ڈیڑھ ماہ بعد نصف کلو ایمونیم سلفیٹ فی مرلہ مزید ڈال دیں اس سے فصل کی پیداوار بڑھ جائے گی۔ زمین کو آدھ آدھ مرلہ کی چھوٹی چھوٹی مستطیل نما کیاریوں میں تقسیم کر لیں۔ تاکہ موسم کے مطابق مختلف کیاریوں میں مختلف سبزیاں کاشت کی جا سکیں۔

کونسی سبزیاں کاشت کریں اس وقت موسم گرما کی سبزیوں کی کاشت کا بہترین موسم ہے۔ ان میں گھیا کدو۔ کریلا۔ بینگن۔ گھیا توری۔ کھیرا۔ تر۔ بھنڈی توری۔ ٹینڈا۔ حلوہ کدو عام طور پر آسانی سے کاشت اور برداشت کی جا سکتی ہیں۔ موسم گرما کی سبزیوں کی کاشت کے لئے مارچ کا مہینہ بہترین ہوتا ہے۔

کاشت کا طریق کریلا۔ کھیرا۔ تر کی بجائی ڈیڑھ میٹر چوڑی کیاریوں کے دونوں طرف کریں اور پودوں میں فاصلہ 45 سنٹی میٹر رکھیں۔ گھیا کدو۔ ٹینڈا اور گھیا توری تین میٹر پر کھیلیاں بنائیں اور کھیلی کے دونوں طرف بیج لگائیں۔ پودے سے پودے کا فاصلہ 60 سنٹی میٹر رکھیں۔ بھنڈی توری کو 75 سنٹی میٹر چوڑی پٹریوں کے دونوں طرف کاشت کریں۔ اور پودوں میں فاصلہ 10 سنٹی میٹرز رکھیں۔ بینگن کی پود ایک میٹر چوڑی پٹڑی کے ایک طرف لگائیں۔ اور پودوں کا درمیانی فاصلہ 50 سنٹی میٹر رکھیں۔ بیج لگانے کے فوراً بعد پانی دیں۔ بیج کو کھیلی کے اوپر کی طرف لگائیں تاکہ پانی بیج تک نہ پہنچ جائے بلکہ اس سے تھوڑا نیچے رہے۔ پانی کی نمی خود بخود کھیلی کے اوپر تک پہنچ جائے گی۔ اور بیج کو اگنے میں آسانی ہوگی۔ ورنہ اگر پانی بیج کے اوپر تک چڑھ گیا تو زمین کرنڈ ہو جانے کی وجہ سے بیج کی نمو کم ہوگی۔ اس کے بعد شروع شروع میں ہر سات آٹھ دن کے وقفہ سے پانی لگاتے رہیں اور گرمی کا درجہ حرارت بڑھنے کے ساتھ ساتھ پانی میں کمی بیشی کرتے رہیں۔ کیونکہ بعض زمینیں وتر زیادہ دیر تک قائم رکھتی ہیں اور بعض جلد ہی خشک ہو جاتی ہیں۔ اس لئے پانی دینے کے وقفے کا تعین آپ زمین کی حالت اور پودوں کی حالت دیکھ کر خود کر سکتے ہیں۔ بہرحال گرمیوں کی سبزیوں کی کاشت میں پانی کی اہمیت سب سے زیادہ ہے۔ پانی کو سبزیات کی کوالٹی اور بڑھوتری میں بڑا عمل دخل ہے۔ اسی طرح پیداوار کم یا زیادہ ہونے میں بھی پانی بہت بڑا کردار ادا کرتا ہے۔

بیج کسی بھی فصل میں بیج اصل جڑ ہے۔ اس لئے بیج اچھے ادارے سے یا دکان دار سے لیں۔ بیج عمدہ اور اچھی طرح پکا ہوا ہو۔ جڑی بوٹیوں اور بیماریوں سے مبرا ہو۔ کیونکہ اگر بیج ہی اچھا نہ ہو تو آپ کی باقی سب محنت اور خرچ مثلاً کھاد۔ پانی۔ مزدوری وغیرہ سب ہی ضائع جائیں گی۔ اسی طرح پود یعنی پنیری سے کاشت ہونے والی سبزیوں کی پود مناسب عمر کی ہو اور اچھی صحت مند حالت میں ہو اس سے آپ کو زیادہ پیداوار مل سکے گی۔ اسی طرح نباتاتی حصوں سے کاشت ہونے والی سبزیوں مثلاً آلو۔ ہلدی اور ادرک وغیرہ کے لئے صحت مند نباتاتی حصے جو بطور بیج لگائے جانے ہوں وہ ہر قسم کی بیماریوں سے مبرا ہونے چاہئیں۔ بیج کو بونے سے پہلے اگر ان کو جراثیم کش دوائی لگا دی جائے تو کافی بیماریوں کی روک تھام ہو جاتی ہے۔

جڑی بوٹیوں کی تلفی یوں تو جڑی بوٹیوں کی تلفی اور گوڈی سب فصلوں میں ہی ضروری ہے۔ لیکن سبزیوں میں اس کی ضرورت بدرجہ اولیٰ زیادہ ہوتی ہے۔ جڑی بوٹیاں فصل میں پانی روشنی اور خوراک میں حصہ دار بن جاتی ہیں اور سب سے زیادہ کیڑوں اور بیماریوں کی آماجگاہ ہوتی ہیں اس لئے سبزیوں کے پودے جب تین چار پتے نکال لیں تو گوڈی شروع کر دینی چاہئے۔ اس وقت جڑی بوٹیوں کے پودے بھی چھوٹے اور نرم ہوتے ہیں اور آسانی سے تلف کئے جا سکتے ہیں۔ عموماً سبزیوں کے لئے دو یا تین گوڈیاں کافی ہوتی ہیں کیونکہ بعد میں پودے اتنے بڑے ہو جاتے ہیں کہ جڑی بوٹیاں ان کے سائے میں پل نہیں سکتیں۔ اس لئے پہلی دو تین گوڈیاں ازحد ضروری ہیں۔ ویسے گوڈی کرنے سے زمین میں ہوا کا عمل دخل بڑھ جاتا ہے۔ اور وتر بھی زیادہ دیر تک محفوظ رہتا ہے۔ اور زمین نرم ہو جانے کی وجہ سے پودا بھی اپنی جڑیں تیزی سے پھیلا کر جلدی بار آور ہو جاتا ہے۔

بیج لگاتے وقت ایک جگہ دو دو بیج لگانے چاہئیں۔ تاکہ پودوں کی تعداد میں کمی نہ ہو۔ البتہ پہلی یا دوسری گوڈی کے ساتھ فالتو پودے نکال دینے چاہئیں۔ اور ایک ایک صحت مند پودا باقی رہنے دیا جائے۔

کھاد گوبر کی کھاد اگر اچھی طرح گلی سڑی نہ ہو تو ایک ماہ پہلے زمین میں ڈال دیں تاکہ وہ اتنی دیر میں تیار ہو جائے اور زمین کے ساتھ یک جان ہو جائے۔ کیمیائی کھادوں میں پوٹاش اور فاسفورس والی کھادیں بجائی کے وقت ڈالیں۔ نائٹروجن والی کھاد اگر ضرورت محسوس کریں تو استعمال کریں ورنہ یک دفعہ استعمال کرنے سے پودوں کے جھلس جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ ویسے اگر گوبر کی کھاد وافر مقدار میں مہیا ہو تو کیمیائی کھادوں کی ضرورت نہیں رہتی۔ اور نہ ہی ان کے استعمال پر زیادہ زور دینا چاہئے۔ لیکن اگر نائٹروجن کی کھاد دینی ہو تو اس کے ساتھ پانی بھی وافر مقدار میں دیں۔ ورنہ کھاد کا اثر ضائع ہو جائے گا۔

سپرے موسم گرما کی سبزیوں کو موسم سرما کی سبزیوں کی نسبت سے کیڑے مکوڑے اور دیگر حشرات زیادہ نقصان پہنچاتے ہیں۔ لہٰذا بجائی کے بعد اس لحاظ سے دھیان رکھنا چاہئے کہ کسی قسم کا حملہ تو نہیں ہو رہا۔ اور اگر ایسا ہو تو فوراً کسی مناسب دوائی کا سپرے کروائیں۔ اس مقصد کے لئے نوگاس اچھی دوائی ہے۔ اس کا زہریلا اثر دو سے چار دن میں ختم ہو جاتا ہے۔ اگر یہ سپرے ایسی حالت میں کیا جائے کہ پھل لگ چکا ہو تو چھڑکاؤ سے پہلے جو سبزی لگی ہوئی ہو اسے توڑ کر پھینک دیں اور بعد میں بھی اگلی چنائی کے لئے دس دن کا وقفہ دے کر سبزی توڑیں۔ بہرحال اگر دوائی کا سپرے کرنے کی ضرورت پیش آئے تو کسی زرعی ماہر سے مشورہ ضرور کریں۔ موسم گرما میں زہریلی ادویات کا چھڑکاؤ ہمیشہ صبح یا شام کے وقت کرنا چاہئے۔ نیز سپرے کی ہوئی سبزیاں ہمیشہ اچھی طرح دھو کر چھیل کر استعمال کرنی چاہئیں۔

موسم بینگن۔ سرخ مرچ اپریل تک لگائی جا سکتی ہیں۔ موسم گرما کی بیشتر سبزیاں عموماً جون تک اپنا ایک دور ختم کر لیتی ہیں۔ اس لئے اگر اس موسم میں ان کی نمو میں کمی دیکھیں تو پہلی بیلوں کو ختم کرکے ان کی جگہ نیا بیج لگا دیں جو کہ پھر اسی طرح پھل دینے لگے گا اور یہ دوبارہ لگائی ہوئی سبزیاں عموماً نومبر تک آپ کو سبزیاں دیتی رہیں گی۔ اس لئے اگر کسی وجہ سے کوئی فصل صحیح نتائج نہ دے رہی ہو تو اسے تلف کرکے اس کی جگہ دوبارہ زمین تیار کرکے وہی سبزی نئے سرے سے لگا دیں۔ اور ڈیڑھ دو ماہ کے عرصہ میں پھر آپ کو تازہ بتازہ سبزی ملنے لگے گی۔

غزل

کاسے میں میرے خواہشِ مصلوب تو نہیں
کہتے ہو تم یہ کہنے کا اسلوب تو نہیں

آنکھیں تمام رات رہیں محوِ خوابِ جاں
یہ کیا ہوا ہے تُو کوئی مجذوب تو نہیں؟

پھر بار بار ہاتھ ترا دل پہ کیوں گیا
مجذوب گر نہیں ہو تو مضروب تو نہیں؟

لٹتا رہا ہے چاند کسی دلربا کے ہاتھ
پیلاہٹوں میں گھر کے بھی محجوب تو نہیں

چلیئے فصیلِ لب پہ ہی کچھ سیرِ چشم کو
کہیئے بتوں سے عاشقی معیوب تو نہیں!

احمد مُنیب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

متوجہ ہوں

صدر انجمن احمدیہ کے وہ احباب خواہ وہ ریٹائر ہو چکے ہیں یا کسی وجہ سے ملازمت چھوڑ چکے ہیں۔ دفتر پراویڈنٹ فنڈ صدر انجمن احمدیہ سے فوری رابطہ فرماویں۔ ان کی کچھ رقم قابل ادا ہے۔

(افسر پراویڈنٹ فنڈ)

1۔ عمران احمد صاحب دفتر P.S۔ 2۔ محمد ادریس صاحب ماشکی۔ 3۔ بشارت احمد صاحب ابن مبارک احمد صاحب۔ 4۔ مجیب الرحمان صاحب۔ 5۔ عبدالعزیز صاحب ڈرائیور۔ 6۔ شیخ سلیم الدین صاحب۔ 7۔ عبدالباسط صاحب۔ 8۔ محمد لقمان خان صاحب۔ 9۔ محمد اشرف صاحب۔ حفاظت خاص۔ 10۔ عبدالعلی صاحب۔ حفاظت خاص۔ 11۔ نصیر احمد صاحب ہمایوں۔ 12۔ محمد ایوب صاحب۔ حفاظت خاص۔ 13۔ عبدالحی طاہر صاحب حفاظت خاص۔ 14۔ نعمت اللہ صاحب۔ 15۔ مجید احمد صاحب حفاظت خاص۔ 16۔ نذیر احمد صاحب ابن غلام حیدر صاحب حفاظت خاص۔ 17۔ نسیم احمد صاحب حفاظت خاص۔ 18۔ حافظ جمیل صاحب حفاظت خاص۔ 19۔ انس احمد صاحب حفاظت خاص ۔20۔ بشیر احمد صاحب حفاظت خاص۔ 21۔ حکیم احمد صاحب حفاظت خاص۔ 22۔ نذیر احمد صاحب حفاظت خاص۔ 23۔ حفیظ احمد صاحب حفاظت خاص۔ 24۔ ظفر احمد صاحب حفاظت خاص۔ 25۔ احسن خان صاحب حفاظت خاص۔ 26۔ محمد اسماعیل صاحب حفاظت خاص۔ 27۔ فدا حسین صاحب حفاظت خاص۔ 28۔ رشید احمد صاحب حفاظت خاص۔ 29۔ فضل کریم صاحب حفاظت خاص۔ 30۔ محمود احمد خان صاحب حفاظت خاص۔ 31۔ ظفراللہ صاحب مدد گار دارالقضاء۔ 32۔ عبدالکریم صاحب دارالقضاء۔ 33۔ صداقت احمد صاحب مشیر قانونی۔ 34۔ راجہ شاہد احمد صاحب دیوان۔ 35۔ عبدالجید صاحب ابن عزیز دین دیوان۔ 36۔ عبدالقادر صاحب ابن سردار احمد صاحب دیوان۔ 37۔ رشید احمد صاحب دارالرحمت دیوان۔ 38۔ فرحت حیات صاحب دیوان۔ 39۔ محمد یوسف صاحب مال خرچ۔ 40۔ رشید احمد صاحب پہریدار امور عامہ۔ 41۔ محمد اشرف صاحب بنگالی انسپکٹر مال آمد۔ 42۔ ذوالفقار صاحب ملی خزانہ۔ 43۔ حافظ لطف الرحمان صاحب تعلیم۔ 44۔ حافظ منورہ مبارکہ صاحب مدرستہ الحفظ۔ 45۔ مبشر احمد صاحب باورچی ہوسٹل بیوت الحمد۔ 46۔ فرح ادیبہ صاحبہ مریم سکول گھٹیالیاں۔ 47۔ رفیق احمد صاحب۔ تشخیص جائیداد۔ 48۔ ڈاکٹر مبشر احمد صاحب شرما فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ 49۔ مبارک احمد صاحب خرم دفتر بہشتی مقبرہ۔ 50۔ راجہ عبدالرحیم صاحب دفتر بہشتی مقبرہ۔ 51۔ سلیم اللہ صاحب بنگالی معلم اصلاح وارشاد۔ 52۔ راجہ خورشید صاحب منیر مربی سلسلہ۔ 53۔ فاروق احمد صاحب مربی سلسلہ۔ 54۔ بشیرالدین صاحب محمود مربی سلسلہ۔ 55۔ نصیر احمد صاحب بھٹی دارالضیافت۔ 56۔ سلطان محمد خادم صاحب دارالضیافت۔ 57۔ برکات احمد صاحب ڈرائیور دارالضیافت۔ 58۔ احمد بخش صاحب دارالضیافت۔ 59۔ محمد نواز صاحب دارالضیافت۔ 60۔ محمد یاسین صاحب دارالضیافت۔ 61۔ محمد سلیم صاحب دارالضیافت۔ 62۔ طاہر احمد ظفر صاحب دارالضیافت۔ 63۔ مقصود احمد صاحب دارالضیافت۔ 64۔ بدر منیر احمد صاحب دارالضیافت۔ 65۔ طاہر حسین صاحب باورچی دارالضیافت۔ 66۔ محمد جمیل احمد صاحب دارالضیافت۔ 67۔ مقصود احمد صاحب باجوہ دارالضیافت۔ 68۔ محمد بوٹا صاحب نظارت علیاء۔ 69۔ طاہر عدنان صاحب نظارت علیاء۔ 70۔ مختار احمد صاحب نظارت علیاء۔ 71۔ داؤد احمد صاحب صدیقی الفضل۔ 72۔ لیاقت علی صاحب ڈرائیور فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ 73۔ مجیدہ اختر صاحبہ سٹاف نرس فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ 74۔ بشریٰ بیگم صاحبہ سٹاف نرس فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ 75۔ ڈاکٹر صلاح الدین صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ 76۔ ڈاکٹر رشیدہ فوزیہ صاحبہ فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ 77۔ ڈاکٹر اظہر جاوید صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ 78۔ مسرت بٹ صاحبہ فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ 79۔ جاوید احمد خان صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ 80۔ ڈاکٹر عطاء الرحمان صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ 81۔ بشارت سلطانہ صاحبہ فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ 82۔ محمد سعید صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ 83۔ طیبہ کوثر صاحبہ فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ 84۔ اللہ رکھی صاحبہ خاکروبہ فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ 85۔ ڈاکٹر طاہرہ تبسم صاحبہ فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ 86۔ ساجدہ قیوم صاحبہ فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ 87۔ سیدہ فہمیدہ صاحبہ فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ 88۔ سعیدہ بیگم صاحبہ فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ 89۔ روبینہ رشید صاحبہ فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ 90۔ رشید احمد صاحب چوکیدار فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ 91۔ برکت مسیح صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ 92۔ عبدالجید صاحب چوکیدار فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ 93۔ رفیع الدین صاحب رحمان فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ 94۔ نذیر مسیح صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ 95۔ ڈاکٹر نوید صاحب رجسٹرار فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ 96۔ رانا منور احمد صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ 97۔ وحید احمد قمر صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ 98۔ آمنہ منیر صاحبہ فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ 99۔ مقصود احمد صاحب مجید فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ 100۔ افتخار احمد صاحب مدد گار فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ 101۔ حفیظہ بی بی صاحبہ فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ 102۔ کوثر پروین صاحبہ فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ 103۔ لطف الرحمان صاحب شاکر فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ 104۔ فرحت یوسف صاحبہ فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ 105۔ رضیہ سلطانہ صاحبہ فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ 106۔ جاوید اختر صاحب فارماسسٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ 107۔ نصیرالدین صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ 108۔ مختار احمد صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ 109۔ عبدالرشید صاحب غوری ٹی۔ آئی کالج۔ 110۔ لطف المنان صاحب ٹی۔ آئی کالج۔ 111۔ نصیر احمد بشیر صاحب ٹی آئی کالج۔ 112۔ کنور ادریس صاحب ٹی۔ آئی کالج 113۔ سید مظفر حسین شاہ صاحب ٹی آئی کالج۔ 114۔ محمود احمد صاحب ٹی آئی کالج۔ 115۔ عبدالرحمان صاحب ٹی آئی کالج۔ 116۔ رانا عبدالرحمان صاحب ٹی آئی کالج۔ 117۔ چوہدری عبدالسمیع صاحب ٹی آئی کالج۔ 118۔ امتہ الرحمان صاحبہ ہیڈ مسٹرس نصرت گرلز سکول۔ 119۔ پروفیسر یحییٰ بن عیسیٰ صاحب ٹی آئی کالج۔ 120۔ محمد حنیف صاحب دارالضیافت۔ 121۔ ملک حفیظ الرحمان صاحب۔ 122۔ ڈاکٹر عزیز احمد صاحب۔ 123۔ ضیاء الدین صاحب۔ 124۔ مبارک احمد جمیل صاحب۔ 125۔ محمد ارشد صاحب ٹی۔ آئی۔ کالج۔ 126۔ رشید احمد صاحب۔ 127۔ محمد ظفراللہ صاحب۔ 128۔ ذکیہ عطاء صاحبہ نصرت کالج۔ 129۔ محمودہ عصمت صاحبہ نصرت کالج۔ 130۔ صفیہ یاسمین صاحبہ جامعہ نصرت۔ 131۔ نصرت دین صاحبہ جامعہ نصرت۔ 132۔ رفیعہ بیگم صاحبہ جامعہ نصرت۔ 133۔ سیرۃ العزیز صاحبہ جامعہ نصرت۔ 134۔ مبارک احمد صاحب کلرک جامعہ نصرت۔ 135۔ میاں لطف الرحمان صاحب۔ 136۔ عائشہ بیگم صاحبہ۔ 137۔ ارباب علی صاحب F.O.H۔ 138۔ عارف مسیح دارالضیافت۔ 139۔ نور احمد صاحب۔ 140۔ حمید احمد صاحب درجہ اول مال آمد۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم محمد یوسف مجوکہ صاحب جرمنی سے تحریر کرتے ہیں کہ "تقریباً دس سال سے کینسر کے موذی مرض میں مبتلا ہوں درمیان میں بیماری میں کچھ افاقہ ہو گیا تھا مگر اب پھر بیماری کا حملہ ہوا ہے۔

○ مکرم حافظ محمد یوسف صاحب دارالنصر غربی (ب) ربوہ ہفتہ عشرہ سے گردوں میں خرابی کی وجہ سے بیمار اور زیر علاج ہیں۔

○ مکرم صفدر علی وڑائچ (سرگودھا) کے گھر ڈاکہ پڑا اور ڈاکو ان کو زخمی کر کے چلے گئے۔ پولیس میں رپورٹ درج کرا دی گئی ہے۔

○ مکرم عطاء الحق صاحب ابن مکرم انوار الحق خان صاحب دارالنصر غربی ربوہ بعارضہ خرابی معدہ الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں زیر علاج ہیں۔

○ مکرمہ نصرت شاہین صاحبہ ساہیوال اہلیہ مکرم خالد نعیم صاحب (وفات یافتہ) کے ہاں مردہ بیٹی پیدا ہوئی جس کے بعد موصوفہ کو دل کی تکلیف ہو گئی۔ اب وہ جناح ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ مکرمہ نصرت شاہین صاحبہ مکرم چوہدری عبدالقدیر صاحب (سابق امیر راہ مولا ساہیوال) کی ہمشیرہ ہیں۔)

○ مکرم عبدالمجید امجد صاحب دل کی تکلیف سے سنٹرل ہسپتال راولپنڈی میں داخل ہیں۔

○ عزیز نعمان خاور ابن مکرم عبدالحفیظ خان صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ بخار گذشتہ 4 یوم سے بیمار ہے۔

○ مکرم سلطان شیر خان صاحب جو محلہ دارالعلوم غربی الف میں تحریک جدید کے بڑے مستعد سیکرٹری ہیں۔ اپنے گھر میں گر جانے سے کولہے میں فریکچر کے باعث صاحب فراش ہیں قارئین کرام سے ان کی جلد اور کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرم ڈاکٹر میر مقبول احمد صاحب نیوجرسی امریکہ کو اللہ تعالیٰ نے پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام فارعہ میر احمد تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم میر غلام احمد صاحب نسیم مربی سلسلہ کی پہلی پوتی ہے اور مکرم ایڈووکیٹ ریاض قدیر لودھی صاحب آف ڈیفنس لاہور کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو باعمر سعادت مند و خادمہ دین بنائے۔

نکاح

○ مکرم عبدالنور بھٹی صاحب ابن مکرم عبدالغفور بھٹی صاحب سابق صدر مجلس انصاراللہ جرمنی کا نکاح بعوض حق مہر 12000 جرمن مارک ہمراہ عزیزہ مکرمہ منصورہ انوار صاحبہ بنت مکرم انوار الحق خان صاحب سیکرٹری وقف جدید دارالنصر غربی ربوہ مورخہ 14-3-98 کو محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے بیت المبارک ربوہ میں پڑھا۔ عزیزہ منصورہ انوار محترم عبدالرحیم خان صاحب (وفات یافتہ) سابق صدر جماعت احمدیہ خوشاب کی پوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

پتہ درکار ہے

○ محترمہ بشیراں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری سردار محمد صاحب C/O مکرم چوہدری طفیل احمد باجوہ صاحب مکان نمبر 8/12 محلہ دارالنصر غربی ربوہ۔ پھر گوٹھ فتح دین ضلع خیرپور سندھ میں رہی ہیں کا دفتر وصیت سے رابطہ 1996ء کے بعد سے نہیں ہے۔ اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں یا ان کے کوئی عزیز پڑھیں تو دفتر ہذا سے رابطہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 19 مارچ-1998ء
موسم : آسمان ابر آلود ہے
درجہ حرارت کم از کم 15 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 24 درجے سنٹی گریڈ

عالمی خبریں

اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے کمیشن میں پاکستان نے بھارت میں دہشت گردی کی وارداتوں میں پاکستان کے ملوث ہونے کے بھارتی الزام کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ بھارت دنیا میں دہشت گردی کی سب سے زیادہ پشت پناہی کرنے والا ملک ہے۔ وہ کس منہ سے دہشت گردی کی مذمت کر سکتا ہے۔

○ اقوام متحدہ کی معائنہ کار ٹیم کے سربراہ رچرڈ بٹلر نے کہا ہے کہ عراق کی سالمیت خود مختاری اور وقار کا احترام کریں گے۔ اصل کام ہتھیاروں کی تلاشی ہے۔ کوشش کریں گے کہ کسی کو ہمارے رویہ سے شکایت نہ ہو۔

ترک فوج نے 79 کرد باغیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔

بی بی سی نے پاکستان میں 17 سال بعد ہونے والی مردم شماری پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ مردم شماری کے نتائج کا اعلان حکومت کے لئے بہت بڑا چیلنج ہو گا۔

چین اور امریکہ میں 13 برس بعد ایٹمی تعاون شروع ہو گیا ہے۔

مقبوضہ کشمیر کے گورنر جنرل (ر) کے وی کرشنا راؤ نے اعتراف کیا ہے کہ بھارتی فوج شہریوں کے قتل عام میں ملوث ہے۔ بے گناہ افراد کو ہلاک کرنے کی وجہ سے عوام ہم سے بہت دور جا پڑے ہیں۔ تمام کوششوں کے باوجود مجاہدین پر قابو نہیں پایا جا سکا۔

الجزائر کے ایک اخبار نے رپورٹ شائع کی ہے کہ گذشتہ 6 برس کے دوران الجزائر میں تین ہزار خواتین ہلاک کی گئیں۔ یہ خواتین فوج اور نامعلوم افراد کے ذریعہ ہلاک ہوئیں۔

برطانیہ میں دو خواتین کو بحری جنگی جہازوں کا کمانڈر بنا دیا گیا ہے۔

رابن کک برطانوی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ اسرائیلی فوج جنوبی لبنان خالی کر دے۔ لبنان میں اسرائیلی مداخلت سے حالات ابتر ہو رہے ہیں۔ پورے مشرق وسطی میں قیام امن سنگین مسئلہ بن گیا ہے۔

اردن کے شاہ حسین نے جو آج کل امریکہ کے دورے پر ہیں امریکی وزیر خارجہ میڈیلین البرائٹ اور ارکان کانگرس سے مشرق وسطی میں قیام امن کے مسئلہ پر بات چیت کی ہے۔ انہوں نے عراق اور اقوام متحدہ معاہدہ پر اظہار تحسین کیا اور کہا کہ اس پر عمل بھی ہونا چاہئے۔ شاہ حسین نے اسرائیل۔ فلسطین تنازعہ پر بھی بات کی۔

روس کے صدر یلسن نے صحت یابی کے بعد حکومتی ذمہ داریاں سنبھال لی ہیں۔

برازیل میں ساڑھے 22 لاکھ ایکٹر رقبہ پر جنگلات جل کر راکھ ہو گئے ہیں۔ اور علاقہ میں حدت اور شدید آلودگی کے باعث ہزاروں افراد سانس کی پیچیدہ بیماریوں میں مبتلا ہو گئے ہیں۔

○ ○ ○

ملکی خبریں

وزیر اعظم محمد نواز شریف نے بھارتی وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی کو وزارت عظمیٰ سنبھالنے کے بعد مبارکباد دیتے ہوئے کشمیر اور دونوں ممالک کے درمیان دیگر مسائل کے حل کے لئے مذاکرات کا سلسلہ دوبارہ شروع کرنے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔

سپریم کورٹ کے سات ججوں پر مشتمل فل بنچ نے وفاداری تبدیل کرنے کے خلاف منظور کی گئی آئین میں 14 ویں ترمیم کو ختم کئے جانے کی پیٹیشنوں کی سماعت مکمل کرتے ہوئے فیصلہ محفوظ کر لیا ہے۔ چیف جسٹس آف سپریم کورٹ نے کہا ہے کہ ضرورت اس امر کی ہے کہ ارکان پارلیمنٹ اخلاقی اقدار کو اپنائیں۔ اپنی پارلیمانی پارٹی میں کسی بھی معاملے پر کھل کر اظہار کریں اور پھر باہمی اتفاق سے ایک بل پارلیمنٹ میں لائیں تاہم اس پر کچھ عرصہ یقیناً لگے گا۔

ڈاکٹر نسیم حسن شاہ سابق چیف جسٹس آف پاکستان نے جمخانہ کلب میں "پاکستان جس کا خواب جناح نے دیکھا" کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہم نے قائداعظم کی بتائی ہوئی راہ سے گریز برتا۔ کرپشن اور بدعنوانیوں سے آج ہر شخص پریشان ہے۔ مسلم لیگ کا موجودہ دور قائد کے تصورات کے برعکس زبانی جمع خرچ سے زیادہ کچھ نہیں۔ ڈاکٹر نسیم حسن شاہ نے فرقہ واریت کو پاکستان کا ایک بڑا مسئلہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ قائداعظم پاکستان کو فرقہ واریت۔ علاقائی تعصبات اور فروعی مسائل سے بالاتر رکھنا چاہتے تھے۔

آئی ایم ایف جنرل سیلز ٹیکس کے کمنڈ نظام پر راضی ہو گیا ہے۔ حکومت کی درخواست پر فی الحال 5 ماہ کے لئے کمنڈ نظام کی اجازت دی گئی ہے۔

علماء کے اثاثوں کی چھان بین فرقہ وارانہ تشدد کے واقعات کے پیش نظر پنجاب بھر میں شروع کر دی گئی ہے۔ اس سلسلے میں ہوم ڈیپارٹمنٹ پنجاب نے تمام اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں سے 10 دن کے اندر مکمل رپورٹ طلب کی ہے۔ خفیہ ایجنسیوں نے رائے دی ہے کہ بیرون ملک سے علماء کو رقوم ملتی ہیں جو فرقہ واریت میں خرچ ہوتی ہیں۔

6 دینی مدارس کو حکومت پنجاب نے انتہائی حساس قرار دے کر ان کی کڑی نگرانی شروع کر دی ہے۔ ان میں جامعہ رشید یہ حاصل پور۔ مدرسہ دارالعلوم دیوبند کبیر والا ضلع خانیوال۔ مدرسہ اصحاب صفہ جامع مسجد بلال سبزہ زار سکیم لاہور۔ جامعہ المنتظر ماڈل ٹاؤن لاہور۔ مدرسہ فاروق اعظم جیا موسیٰ شاہدرہ لاہور۔ اور امام بارہ سیداں ٹھوکر نیاز بیگ لاہور شامل ہیں۔

پنجاب سروس کمیشن نے اپنی سالانہ رپورٹ میں بتایا ہے کہ ملک میں پست تعلیمی معیار کی وجہ سے سینئر ہیڈ ماسٹروں' ہیڈ مسٹریسوں۔ لیگل انسپکٹروں سول ججوں اور مجسٹریٹوں سمیت مختلف پیشہ وارانہ سینکڑوں آسامیاں خالی پڑی ہیں۔ 1997ء میں 21 تحریری امتحانات ہوئے۔ 78264 امیدواروں نے درخواستیں دیں۔ 14746 کا انٹرویو لیا گیا اور صرف 4261 امیدوار سلیکٹ ہوئے۔

"را" بھارت کی دہشت گرد تنظیم کے 84 دہشت گرد حکومت پاکستان نے گرفتار کر لئے ہیں۔

حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ فرقہ وارانہ جماعتوں کے سرگرم کارکن اور افراد بلدیاتی الیکشن نہیں لڑ سکیں گے۔

وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف نے کہا ہے کہ بچوں کو زمین پر بٹھا کر امتحان لینا انسانیت کی تذلیل ہے۔

لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس فقیر محمد کھوکھر نے کہا ہے کہ سرکاری ملازمین وزیروں کے ہاتھوں کٹھ پتلی نہ بنیں۔ سیاسی بنیادوں پر ہونے والے تبادلوں کی صورت میں سرکاری ملازمین ہائی کورٹ سے رجوع کر سکتے ہیں۔

محترمہ بینظیر بھٹو نے چیف جسٹس آف پاکستان کو خط لکھا ہے کہ حکومت انتقامی کارروائی کا نشانہ بنا رہی ہے۔ اس لئے مناسب اقدام کریں۔

قومی ہاکی سلیکشن کمیٹی نے ساؤتھ افریقہ میں چار ملکی ہاکی ٹورنامنٹ کے لئے 16 رکنی پاکستان وائٹس کا اعلان کر دیا ہے۔ ایم ندیم کو کپتان جبکہ انیس احمد کو نائب کپتان مقرر کیا گیا ہے۔

برٹش اوپن سکواش ٹورنامنٹ 25۔ مارچ سے لندن میں شروع ہو رہا ہے۔ صدی کے عظیم کھلاڑی کا اعزاز پانے والے ورلڈ نمبر دو جان شیر خان اس مرتبہ ساتویں بار اپنے اعزاز کا دفاع کریں گے۔

ڈاکٹر عمیر احمد ہومیو فزیشن
N-173 ماڈل ٹاؤن ایکسٹینشن
فون 5163862 - 5169173 لاہور
E MAIL: LHR01728@Paknet 1.Ptc.Pk

فینسی گولڈ سمتھ
محسن بازار اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212868 رہائش 212867

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ
ہمارا شعار • خدمت • دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر اور ماحول رہا ہیں
• مکانات • پلاٹ • دکانیں و دیگر سکنی و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
ربوہ
فون: 212508

اکسیر موٹاپا 40/-
ہمدرد نسواں (حب اطہر اء) 30/-
دوائی فضل الٰہی (برائے اولاد نرینہ) 200/-
زوجام عشق 900/-
اکسیر لیکوریا کیپسول 40/-
کلین اپ چہرے کے غیر ضروری بالوں کیلئے 35/-
سفوف اکسیر شوگر 35/-
جدید دواخانہ خدمت خلق
گولبازار ربوہ فون: 659